غزل ۲: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

اس غزل کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کسی بھی نظم (غزل) کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے تنقید و تبصرہ کر سکیں۔
- معلوماتی کتب، قاموس مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے حوالہ جاتی مواد تلاش کر کے بر محل استعمال کر سکیں۔
- نظم / غزل ے اشعار کی حوالوں (شاعری کا پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- اصنافِ نظم کے محاسن کو شناخت کر سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۳۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔

خاص	اَجزائے اِیماں	اہلِ جہاں	دیوارِ زِنداں	پِنہاں	بزمِ آرائیاں
الفاظ	نِگارِ طاقِ نِسیاں	غَزل خواں	مُوحِد	کیش	دِبستاں

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- درست آہنگ کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلبہ کو باآواز بلند تحت اللفظ غزل ادائی کی نشست کروائی جائے۔ غزل خوانی سے قبل غالبؔ کا سوانحی تعارف کروائیں۔ اردو غزل کی تاریخ میں غالبؔ کے مقام اور مرتبے کا احساس پیدا کریں۔ علم بدیع کے حوالے سے اشعار میں مختلف صنعتوں کے استعمال کی وضاحت بھی کریں۔

اردو ادب میں شاعری کے علاوہ مرزا غالب کی شہرت کی وجہ کیا

سب کہاں، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

یاد تھیں ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں

قید میں یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسفؑ کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں

میں چمن میں کیا گیا، گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سُن کر مرے نالے، غزل خواں ہو گئیں

ہم موحّد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسُوم
ملّتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

رنج سے خُوگر ہُوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

(دیوانِ غالبؔ)

مرزا اسد اللہ غالبؔ (۱۷۹۷ـ۱۸۶۹ء)

مرزا اسد اللہ بیگ خان نام اور غالبؔ تخلص تھا۔ انھیں نجم الدولہ، دبیر الملک نظام جنگ کے خطابات حاصل تھے، عرفیت مرزا نوشہ تھی۔ وہ اردو زبان کے سب سے بڑے شاعروں میں سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔ آگرہ میں پیدا ہوئے اور دہلی میں وفات پائی۔ ان کے والد کا نام مرزا عبداللہ بیگ تھا۔ غالبؔ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے۔ ان کی پرورش میرزا نصر اللہ بیگ خان نے کی جو ان کے چچا تھے۔ آٹھ سال کے تھے کہ ان کے چچا کا بھی انتقال ہو گیا۔ ۱۸۵۷ء میں قلعہ دہلی کی باقاعدہ ملازمت اختیار کی۔ استاد محمد ابراہیم ذوقؔ (۱۷۹۰۔۱۸۵۷) کی رحلت کے بعد آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے استاد مقرر ہوئے اور ملک الشعرا کا مرتبہ پایا۔ دیر سے پینشن کی بحالی کے بعد عمر کا آخری حصہ اس پنشن پر گزارا۔ البتہ والیِ رامپور کا وظیفہ تاحیات ملتا رہا۔

غالبؔ اردو اور فارسی زبانوں کے نابغۂ روزگار شاعر اور ادیب تھے۔ غالبؔ کی ادبی اور شاعرانہ عظمت کا اعتراف ان کی زندگی ہی میں کیا جانے لگا تھا۔ وہ انسانی نفسیات اور زندگی کے نشیب و فراز کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اس لیے ان کے کلام میں انسانی جذبات، احساسات اور مشاہدات بڑی ہنر مندی سے موزوں ترین الفاظ میں بیان ہوئے ہیں۔ غالبؔ شاعری میں اپنی مشکل پسندی کے رجحان کے لیے بھی معروف ہیں۔ غالبؔ کے کلام میں نادر تشبیہات، تماثیل، کنائے، ایجاز و اختصار، شوخی اور ظرافت، معنوی پہلوداری اور فکری عناصر کی آمیزش بے حد متاثر کرتی ہے۔

مشق

۱۔ اصنافِ نظم کے محاسن کو شناخت کر کے درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات کے درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) مشترکہ صفت کی بنیاد پر ایک چیز کو دوسری چیز جیسا کہنا، کیا کہلاتا ہے؟

الف۔ تشبیہ	ب۔ استعارہ	ج۔ کنایہ	د۔ مجازِ مرسل

(ii) تشبیہ میں لفظ اپنے کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

الف۔ غیر حقیقی	ب۔ مجازی	ج۔ مرادی	د۔ حقیقی

(iii) استعارہ کے کتنے ارکان ہوتے ہیں؟

الف۔ ایک	ب۔ دو	ج۔ تین	د۔ چار

(iv) بچے نے بسم اللہ پڑھی۔ یہ جملہ کس کی مثال ہے؟

الف۔ مجازِ مرسل کی	ب۔ استعارہ کی	ج۔ کنایہ کی	د۔ تشبیہ کی

(v) اسے کالے نے کاٹا۔ یہ جملہ مثال ہے:

الف۔ محاورے کی	ب۔ کنائے کی	ج۔ ضرب المثل کی	د۔ کہاوت کی

(vi) کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا	تھا موتیوں سے دامنِ صحرا بھرا ہوا	یہ شعر مثال ہے:

الف۔ تشبیہ کی	ب۔ مجازِ مرسل کی	ج۔ کنایہ کی	د۔ استعارے کی

(vii) جس کو تشبیہ دی جاتی ہے اسے قواعد کی رُو سے کیا کہیں گے؟

الف۔ مستعار لہ	ب۔ مشبہ بہ	ج۔ مشبہ	د۔ وجہِ جامع

(viii) تشبیہ کے ارکان ہوتے ہیں:

الف۔ پانچ	ب۔ چھے	ج۔ سات	د۔ آٹھ

(ix) استعارہ میں جس سے معانی ادھار لیے جاتے ہیں، اسے قواعد کی رو سے کیا کہیں گے؟

الف۔ وجہِ تشبیہ	ب۔ مستعار منہ	ج۔ مستعار لہ	د۔ وجہِ جامع

(x) دریا بہ رہا ہے۔ قواعد کی رُو سے یہ جملہ کس کی مثال ہے؟

الف۔ تشبیہ	ب۔ استعارہ	ج۔ کنایہ	د۔ مجازِ مرسل

۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

(الف) غالؔب کو کیا کچھ یاد تھا جو انھیں بھول گیا؟

(ب) غالؔب نے کس کی آنکھوں کو دیوارِ زندان کا روزن کہا؟

(ج) غالبؔ کے چمن میں آنے سے بلبلوں کے غزل خواں ہونے سے کیا مراد ہے؟

(د) مرزا غالبؔ کے مطابق ملتیں کس طرح ایمان کے اجزا بن جاتی ہیں؟

(ہ) مرزا غالبؔ کے خیال میں انسان کی مشکلیں کس طرح ختم ہوتی ہیں؟

۳۔ درج ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کرتے ہوئے تنقید و تبصرہ کریں:

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں
قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہو گئیں
میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھُل گیا
بلبلیں سُن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں

۴۔ ''مرزا غالبؔ نے اردو غزل میں ایک نئی روح پھونکی۔'' معلوماتی کتب، قاموسِ مترادفات، انٹرنیٹ، انسائیکلوپیڈیا، لغات وغیرہ سے اس موضوع کا حوالہ جاتی مواد تلاش کر کے بر محل استعمال کریں۔

۵۔ مرزا غالبؔ کی غزل کے درج ذیل اشعار کی حوالوں (شاعری کا پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں:

رنج سے خُوگر ہُوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں
یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

۶۔ مختلف سامعین اور مقاصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۳۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھیں:

الف۔ صحت و صفائی

ب۔ مسئلہ کشمیر

ج۔ حب الوطنی

ایسے دو دو اشعار لکھیں جو تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجازِ مرسل کی ذیل میں آتے ہوں۔